

عالمی وبائی امراض: تعارف واقسام اور مختلف آراء و تجاویز، فکر اسلامی اور عصر حاضر کے تناظر میں
Global Epidemic Diseases: Introduction, Types and Various Opinions and proposals in The Context of Islamic Thought and Present Age

Hafiz Saifullah Sajid

PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore

Email: saiyid55@gmail.com

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-2756-3992>

Dr. Hafiz Zahid Latif

Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.

Email: hazlatif@gmail.com

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-5001-8028>

Abstract:

The Global Pandemics have been one of the most tribble threats to human life throughout human history. It is a historical fact that billions of people have died because of these infectious diseases. Now we are in the 21st century which is known for its advancements in the field of science and technology. But unfortunately, we are victims of another dangerous pandemic named COVID-19. The most interesting thing is that the modern man could not able to find out the proper coure /vaccine of this treacherous disease yet. In the situation, the views of scholars have diversified that religion has a cure for this pandemic or not. Being a Muslim, I belive that Islam guides us for this issue via preventive measures and medication both. The primary sources of Islam offer us a complete code of ethics regarding this issue. We find many examples in seerha of the Holy Prophet to get protection from it . In this study, efforts are made to find out the moral and practical teachings of Islam to cure the Pandemic diseases. Therefore, it is argued that we should adopd the moral teachings of Islam for infectious diseases while not forgetting to take care of our health through proper medication as suggested by Islam.

Keywords:

Effects, moral, challenges, remedy, Islamic teachings.

تمہید:

اگر دنیا کی تاریخ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت سی بیماریاں ایسی ہیں؛ جو بنی نوع انسان پر حملہ آور ہو کر اس کو موت کے منہ میں دھکیلنے کا کام کر رہی ہیں، کبھی انسان کا طرز زندگی بہت سی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ اس وقت عالمگیر سطح پر متعدد خطرناک بیماریاں وبائی شکل میں انسانی معاشرہ پر حملہ آور ہیں۔ یوں تو بیماری اور شفاء اللہ تعالیٰ

کے قبضہ و قدرت میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صحت جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی نازل فرمایا ہے۔ اسلامی تاریخ کا یہ غور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دین میں انسانیت کی صحت کو ہمیشہ اہمیت دی گئی، تندرستی و توانائی کے اصول بتائے گئے اور کسی بھی بیماری کو لا علاج گردان کر مایوس و درماندہ ہونے سے نہ صرف منع کیا گیا؛ بل کہ حتیٰ الوسع بیماری کے وقت ادویات استعمال کرنے اور ظاہری اسباب کو بروئے کار لانے کی بھی ترغیب دی گئی، نبی کریم ﷺ نے متعدد اشیاء کو بطور علاج استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنی حیات میں جہاں روحانی اور باطنی بیماریوں کے حل تجویز فرمائے وہیں جسمانی اور ظاہری امراض کے لیے بھی اس قدر آسان اور نفع بخش ہدایات دیں کہ دنیا چاہے جتنی بھی ترقی کر لے؛ لیکن ان سے سرمو انحراف نہیں کر سکتی۔ چنانچہ روزانہ کم از کم پانچ مرتبہ وضو کرنا، جنسی عمل کے بعد لازماً غسل کرنا، بالوں اور ناخنوں کی تراش خراش کرنا، منہ، ناک اور کان کی صفائی کرنا، صاف ستھرے لباس پہننا، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا، یہ سب وہ چیزیں ہیں جو ہزاروں سال سے ہمارے دین کا لازمی حصہ ہیں۔ مذکورہ آرٹیکل اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

وباء کا مفہوم:

لفظ ”وبا“ اردو زبان کا لفظ ہے جو کہ عربی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں یہ اسم مؤنث ہے جبکہ عربی میں اسم مذکر ہے۔ اس سے مراد وہ مرض ہے جو ایک فرد کے ذریعے دوسرے فرد کو بڑی تیزی سے متاثر کرتا ہے۔ اس طرح کی متعدی بیماری ”وبا“ کہلاتی ہے۔¹

وباء کی لغوی تعریف:

ففي اللغة: "يأتي بمعنى المرض المعدي، الذي ينتشر انتشاراً سريعاً بين بني البشر أو حتى بين الحيوانات والاشجار، فكل مرض معدٍ سريع الانتشار يسمى وباء".²

وباء کی اصطلاحی تعریف:

ونقل ابن حجر رحمه الله تعالى عن القاضي عياض قوله: "الوباء عموم الأمراض، وقد أطلق بعضهم على الطاعون أنه وباء؛ لأنه من أفرادها، لكن ليس كل وباء طاعوناً".³

مرض کی تعریف اور مفہوم:

علامہ جرجانی بھی مرض کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"(المرض) هو ما يعرض للبدن فيخرجه عن الاعتدال الخاص".⁴

"انسانی بدن کے مزاج میں ایسا عارضہ، ایسی خرابی یا بیماری جو بدن کو اس کے خاص اعتدال سے نکال دے اسے مرض کہتے ہیں۔" مرض کی جمع امراض ہے۔ قرآن پاک میں مرض کا لفظ روحانی و جسمانی دونوں قسم کی بیماری کے لیے آیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾⁵

"ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

وبائی امراض کی تعریف:

جو بیماریاں آبادی کے زیادہ تر حصے کو متاثر کریں ان کو وبائی امراض (Epidemics Pandemics) کہتے ہیں۔ جب کوئی بیماری ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے تو اس کو (Pandemic) یعنی عالمی وباء کہتے ہیں اور اگر کوئی مرض ایک مخصوص علاقے تک محدود رہے تو اس کو (Epidemic) کہتے ہیں۔ درج ذیل دونوں اصطلاحات کی اگر الگ الگ تعریف کی جائے تو اس طرح ہوگی۔

1-Epidemic کی تعریف:

"Normally absent or infrequent in a population but liable to outbreaks of great increased frequency and severity or a temporary but widespread outbreak of a particular disease".⁶

"یہ وہ بیماری ہے جو کسی آبادی میں عمومی طور پر کالعدم ہوتی ہے یا کبھی کبھار ظاہر ہوتی ہے تاہم اس کے بڑے پیمانے پر شدت سے پھوٹ پڑنے کا امکان موجود رہتا ہے یا پھر کسی خاص بیماری کے عارضی مگر بڑے علاقے پر محیط پھیلاؤ کو Epidemic کہا جاتا ہے۔"

2-Pandemic کی تعریف :

Epidemic اس وقت Pandemic میں بدل جاتی ہے جب اس کا پھیلاؤ عالم گیر سطح تک پھیل جاتا ہے۔ اس کی تعریف درج ذیل ہے۔

A pandemic is simply an epidemic on a very wide geographical scale, perhaps worldwide, or at least affecting a large area of the world. But again, no quantitative measure exists that establishes when an epidemic becomes a pandemic.⁷

"جب کوئی Epidemic بہت بڑے جغرافیائی علاقے میں پھیل جائے اور اس سے متعدد علاقوں میں کے لوگ بلکہ عالمی سطح پر لوگ متاثر ہوں تو اسے Pandemic کہتے ہیں۔ البتہ پیمائش اور تخمینے کا کوئی ایسا متعین معیار نہیں ہے جو یہ بتائے کہ کب کوئی Epidemic اپنے پھیلاؤ اور حجم کے اعتبار سے Pandemic میں تبدیل ہو جاتی ہے۔"⁸

وہا اور عالمی وبائیں فرق:

عالمی ادارہ صحت کے مطابق کسی بھی بیماری کو عالمی وباء قرار دیے جانے کا کوئی مخصوص طریقہ کار نہیں تاہم کسی بھی بیماری کو اس وقت 'عالمی وباء' قرار دیا جاسکتا ہے جب وہ بیماری ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف سفر کر کے بہت سارے اور ہر عمر کے افراد کو متاثر کرے۔ کسی بھی بیماری کو 'عالمی وباء' قرار دیے جانے سے قبل اسے ابتدائی طور پر 'خطرناک' اور 'وباء' قرار دیا جاتا ہے تاہم ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی بیماری یا وائرس کو براہ راست عالمی وباء قرار دیا جائے۔⁹

عالمی وبائی امراض کی اقسام

اگر انسانی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو عالمی وبائی امراض کی مختلف اقسام مختلف حالات اور مقامات کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں ان میں سے اہم ترین اقسام کا ذکر ذیل میں قرآن و حدیث اور تاریخ اسلامی و انسانی کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

1۔ چچک: smallpox

چچک (انگریزی: smallpox) ایک بہت عام وبائی مرض تھا۔ اس بیماری میں چھوٹے بڑے دانے یا پھنسیاں تمام بدن اور کبھی بعض دوسرے مقام (مثلاً آنکھ) پر نکلتی ہیں، اس کے ساتھ عموماً درد سر اور بخار اور درد کمر ہوتا ہے، یہ دانے ابتدا میں سرخ اور پکنے پر سفیدی مائل ہو جاتے ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اگر مریض زندہ بچ جائے تو اس کی کھال پر چچک کے دانوں کے نشانات زندگی بھر موجود رہتے ہیں۔ اس کے برعکس چکن پوکس اور خسرہ کے نشانات وقت کے ساتھ مٹ جاتے ہیں۔ اگر دونوں آنکھوں میں چچک کے دانے نکل آئیں تو مریض اندھا ہو سکتا ہے۔ 1970 کی دہائی میں عالمی ادارہ صحت نے عالمی پیمانے پر اس بیماری کے خلاف مدافعتی ٹیکے لگائے اور 1980ء میں یہ اعلان کر دیا کہ اب یہ بیماری دنیا سے ختم کی جا چکی ہے۔ چچک کا آخری مریض اکتوبر 1977ء میں پایا گیا تھا۔ اندازہ ہے کہ بیسویں صدی عیسوی میں 30 سے 50 کروڑ لوگ اس بیماری سے ہلاک ہوئے۔¹⁰

چچک عام طور پر بخار کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ ایک یا دو دن کے بعد مریض کی جلد پر دھبے نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں جو بہت خارش دار ہو سکتے ہیں۔ دھبے کی ابتدا سرخ نشانات سے ہوتی ہے۔ یہ سرخ دھبے بہت جلد مائع سے بھرے ہوئے چھالوں میں بدل جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں میں صرف چند چھالے ہوتے ہیں۔ دیگر افراد کو 500 تک ہو سکتے ہیں۔ یہ چھالے چار سے پانچ دن کے بعد خشک ہو کر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔¹¹

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے نزدیک چچک کی تعریف اور مفہوم اس طرح ہے:

Smallpox is an acute contagious disease caused by variola virus, a member of the Orthopoxvirus family. Smallpox, which is believed to have originated over 3,000 years ago in India or Egypt, was one of the most devastating diseases known to humanity.

عالمی وبائی امراض: تعارف و اقسام اور مختلف آراء و تجاویز، فکر اسلامی اور عصر حاضر کے تناظر میں 198-222

Smallpox is transmitted from person to person by infected aerosols and air droplets spread in face-to-face contact with an infected person. In 1967.¹²

یہ وبابھی 18 ویں صدی میں پہلی بار دنیا بھر میں پھوٹ پڑی تھی تاہم یہ وبا جنگ عظیم دوئم کے اختتام کے بعد 1950 میں ایک بار پھر سامنے آئی اور اس بیماری نے محض 2 دہائیوں میں 3 سے 5 کروڑ افراد کو متاثر کیا اور 1970 تک اس بیماری سے ہر سال 50 لاکھ افراد متاثر ہونے لگے تھے۔ عالمی ادارہ صحت نے 1976 میں تصدیق کی کہ اب چھپک کی بیماری دنیا میں وبا کی صورت میں نہیں رہی۔ تاہم بیماری دنیا میں موجود ہے اور رہے گی۔

2۔ جذام یا کوڑھ (Leprosy)

یہ وبابھی جنگ عظیم دوئم سے قبل ہی شروع ہوئی اور اس کی شدت 1950 تک رہی مگر اس وبانے کئی دہائیوں تک دنیا کے لاکھوں افراد کو متاثر کیا۔ اس بیماری میں 1990 کے بعد دنیا بھر میں مسلسل واضح کمی دیکھی گئی اور 2016 میں عالمی ادارہ صحت نے "جزام فری دنیا" کی مہم کا آغاز بھی کیا اور امید ہے کہ جلد ہی دنیا اس بیماری سے آزاد ہو جائے گی۔ احادیث کے ذخیرہ میں جذام کا ذکر بھی آیا ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((عن عمرو بن الشريد عن أبيه، قال: كان في وفد ثقيف رجل مجذوم، فأرسل إليه النبي ﷺ، إنا قد بايعناك فارجع)).¹³

"سیدنا عمرو بن شریدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہلا بھیجا: تو لوٹ جاہم تجھ سے بیعت کر چکے۔"

دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((أخبرنا زياد بن أيوب قال: حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن رجل من آل الشريد يقال له عمرو عن أبيه، قال: كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فأرسل إليه النبي ﷺ: "ارجع فقد بايعتك").¹⁴

"شرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وفد میں ایک کوڑھی تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کہلا بھیجا کہ لوٹ جاؤ، میں نے تمہاری بیعت لے لی۔"

سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((حدثنا عمرو بن رافع حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن رجل من آل الشريد يقال له عمرو عن أبيه قال: كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فأرسل إليه النبي ﷺ: "ارجع فقد بايعناك)).¹⁵

"شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وفد ثقیف میں ایک جذامی شخص تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کہلا بھیجا: تم لوٹ جاؤ، ہم نے تمہاری بیعت لے لی۔"

بخاری شریف کی حدیث میں درج ذیل الفاظ ہیں:

((قال رسول الله ﷺ: "لا عدوى ولا طيرة، ولا هامة ولا صفر، وفر من الجذوم كما تفر من الأسد)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھوت لگنا، بدشگون لینا، الوکا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جذامی شخص سے ایسے بھاگتا رہے جیسے کہ شیر سے بھاگتا ہے۔

ابن القیمؒ نے اپنی کتاب طب نبوی میں لکھتے ہیں:

"جذام ایک خراب بیماری ہے جو بدن میں مرۃ سرۃ سوداء کے پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ تمام اجزاء کا مزاج اس کی شکل و صورت بگڑ جاتی ہے اور جب یہ بیماری عرصہ تک رہ جاتی ہے تو اس کے تمام اعضاء گل سڑ جاتے ہیں اور ریختہ ہونے لگتے ہیں اسے داء الاسد کہتے ہیں"۔¹⁶

"جذام یا کوڑھ (Leprosy) میں مریض کی قوت مدافعت بہت کمزور ہو جاتی ہے اور جسم پر بیشمار گلٹیاں بن جاتی ہیں جن کے اندر جراثیم پھیلنے لگتے ہیں، اس بیماری کی وجہ سے مریض کی شکل و صورت بگڑ جاتی ہے اور بازوؤں اور ٹانگوں کی نروز متاثر ہونے کی وجہ سے مریض "پیری فیمل نیورو پتھی" (Perpheral Neuropathy) کا شکار ہو جاتا ہے۔ جسم میں پیپ پڑ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی انسان کا گوشت ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنے لگتا ہے، کوڑھی کے جسم سے شدید بو بھی آتی ہے"۔¹⁷

یہ بیماری انسانی جلد کو متاثر کرتی ہے اور یہ بیماری بھی چپک کی طرح ہوتی ہے، اس بیماری کی علامات بعض اوقات 20 سال تک سامنے نہیں آتیں لیکن اب یہ بیماری دنیا میں انتہائی کم رہ گئی ہے۔

3- طاعون اور طاعون عمواس

طاعون بھی ایک وبائی مرض ہے۔ طاعون کے معنی و مفہوم کو ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

طاعون کا لغوی معنی اہل لغت نے اس طرح کیا ہے۔ ابن منظور، لسان العرب میں لکھتے ہیں:

"الطاعون لغة: المرض العام والوباء الذي يفسد له الهواء فتفسد له الامزجة والأبدان".¹⁸

طاعون کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

"الطاعون قروح تخرج في الجسد فتكون في الآباط أو المرافق أو الأيدي أو الأصابع وسائر البدن، ويكون معه ورم وألم شديد، وتخرج تلك القروح مع لهاب ويسود ما حواله أو يخضر أو يحمر حمرة بنفسجية كدرة ويحصل معه خفقان القلب والقيء، وأما الوباء فقال الخليل وغيره هو الطاعون وقال هو كل مرض عام والصحيح الذي قال المحققون إنه مرض الكثيرين من الناس في جهة من الأرض دون سائر الجهات".¹⁹

طاعون کے بارہ میں حکیم حافظ محمد اجمل خان لکھتے ہیں:

"طاعون دراصل ایک بیماری ہے جو وبائی شکل میں پھیلتی ہے اس میں موسمی تغیرات کی وجہ سے ہوا خود خراب ہو جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ بدن میں جا کر طبعی طور پر تسکین دے اور روح کو فرحت بخشنے، روح میں فاسد کیفیت پیدا کرتی ہے اور خون میں ایک خاص قسم کا غیر معمولی فساد اور زہریلا اثر پیدا ہو جاتا ہے"۔²⁰

امام ابن جوزی لکھتے ہیں:

"اطباء کے نزدیک نرم گوشت، بغل، کان کے پیچھے، کنج ران کا فاسد پھوڑا طاعون کہلاتا ہے، یہ عضو کو فاسد کر دیتا ہے اور اس کے اطراف کو بھی خراب کر دیتا ہے، کبھی اس خراج سے ٹوٹ کر خون اور پیپ بہنے لگتا ہے، عموماً طاعون وبائی انداز میں ہوتا ہے اور وبا پذیر ممالک میں ہوتا ہے۔ جن کی فضا، غذا اور آب وہو فاسد و خراب ہوتی ہے، اسی لیے طاعون کو وبا کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔" ²¹

طاعون کے بارہ حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((عن النبي ﷺ أنه قال: "إذا سمعتم بالطاعون بأرض فلا تدخلوها، وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا منها"، فقلت: أنت سمعته يحدث سعدا ولا ينكره؟، قال: نعم)). ²²

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت۔ (حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے) کہا تم نے خود یہ حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے کہ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ فرمایا کہ ہاں۔"

صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح آیا ہے:

((قال رسول الله ﷺ: "الطاعون آية الرجز ابتلى الله عز وجل به ناسا من عباده، فإذا سمعتم به فلا تدخلوا عليه، وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تفروا منه". هذا حديث القعني وقتيبة نحوه)). ²³

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا۔ پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔“

خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب یہ وبا کثرت کے ساتھ پھیلنے لگی اور رومی و دیگر اطباء اس کے روک تھام سے عاجز آ گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمر بن عاص کے پاس خط بھیج کر مطالبہ کیا کہ وہ اس وبا سے نکلنے کی کوئی تدبیر نکالیں تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فتأملت فيه (الطاعون) فوجدته ينتشر عندما يجتمع الناس فأمرتهم أن يتفرقوا في الأرياف أو الجبال فانتهى الطاعون في ثلاثة أيام". ²⁴

"کہ میں نے طاعون کے سلسلے میں غور کیا تو پتہ چلا کہ لوگوں کے جمع ہونے پر یہ پھیل رہا ہے تو میں نے انہیں دیہات یا پہاڑوں میں منتشر ہونے کی ہدایت کی، لہذا طاعون تین دن میں ختم ہو گیا۔"

ڈاکٹر علی الصابونی طاعون کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:

"طاعون کی وجہ سے جسم کے مختلف حصوں جیسے ہاتھ، کہنی اور پیٹھ وغیرہ پر زخم نمودار ہو جاتے ہیں اور اسی کے ساتھ سخت تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض الٹی اور دل دھڑکنے جیسے عوارض سے بھی دوچار ہوتا ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے طاعون کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ”یہ ایسا مرض ہے جو فضاء آلودہ، بدن خراب اور مزاج فاسد کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا زہریلا مادہ ہے جس کی وجہ سے خون فاسد ہو جانے اور اس میں بدبو پیدا ہو جانے کی بنا پر جسم کے نرم و نازک مقامات پر خطرناک ورم آ جاتا ہے۔“ اس عبارت کی روشنی میں صاف ظاہر ہے کہ ورم طاعون کے لاحق ہونے کی سب سے ظاہری علامت ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ورم ابھار یا غدود کی شکل میں ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”الطاعون غدة كخدة الإبل“ طاعون اونٹ کے غدود کی طرح ایک غدود ہے“۔²⁵

ساگر سہند ژون 12 مارچ 2020ء کے روزنامہ ڈان اخبار میں درج ذیل مزید عالمی وبائی امراض کا تذکرہ کرتے ہیں۔

4۔ ہیپے کی وبا

ہیپے کی وبا کو جدید دنیا کی سب سے خطرناک وبامانا جاتا ہے، اگرچہ یہ 19 ویں صدی کے آغاز سے قبل ہی دنیا میں سامنے آئی تھی تاہم جنگ عظیم اول سے قبل اور انیسویں صدی کی پہلی دہائی میں یہ بیماری امریکا میں پھوٹ پڑی، جہاں سے یہ بیماری دنیا کے دیگر خطوں میں بھی پھیلی۔ اس بیماری سے 1910 سے 1912 تک 13 لاکھ افراد متاثر ہوئے اور اس سے اندازے کے مطابق ایک لاکھ 30 ہزار تک ہلاکتیں ہوئیں۔

5۔ اسپینش فلو

اسپینش فلو جنگ عظیم اول کے دوران سامنے آئی اور ایک اندازے کے مطابق اس بیماری نے دنیا کے ہر تیسرے شخص کو متاثر کیا، اس کو جدید دنیا کی بدترین عالمی وبا بھی مانا جاتا ہے، اس بیماری سے 1918 اور 1920 کے دوران 5 کروڑ لوگ متاثر ہوئے جب کہ اس سے تقریباً 50 لاکھ افراد ہلاک ہوئے اور یہ بیماری بھی انفلوئنزا کی ایک قسم تھی۔ اسپینش فلو نے بھی 20 سے 40 سال کی عمر کے مرد و خواتین کو متاثر کیا تھا اور یہ بیماری امریکا سے لے کر یورپ اور ایشیا سے لے کر افریقہ تک پھیلی تھی۔

6۔ خسرہ

یہ بیماری بھی 1920 اور 1930 کے درمیان دنیا میں سامنے آئی اور ابتدائی سال میں اسے بھی وبا قرار دیا گیا اور یہ بیماری اب بھی دنیا بھر میں موجود ہے۔ اس بیماری میں 1960 کے بعد واضح کمی دیکھی گئی کیوں کہ اسی سال عالمی ادارہ صحت نے اس کی ویکسین متعارف کرائی تھی مگر یہ بیماری اب بھی دنیا بھر میں موجود ہے، یہ بیماری عام طور پر کم عمر بچوں کو لگتی ہے تاہم اس سے نو عمر افراد بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ صرف 2018 میں ہی افریقہ اور ایشیا میں خسرہ سے ایک لاکھ 40 ہزار اموات ہوئی تھیں۔

7- پولیو

پولیو بھی 1950 کے بعد سامنے آیا اور اس بیماری نے دنیا بھر میں لاکھوں افراد کو معذور بنایا لیکن ہر گزرتے سال اس وائرس پر قابو پانے کی ہمت افزا خبریں سامنے آتی رہیں۔ اس وقت تک پولیو تقریباً دنیا کے تمام ممالک سے ختم ہو چکا ہے مگر بد قسمتی سے پاکستان سمیت چند ایسے ممالک ہیں جہاں اب بھی پولیو کے کیسز سامنے آرہے ہیں تاہم عالمی ادارہ صحت کو امید ہے کہ آئندہ چند سال میں یہ بیماری دنیا سے ختم ہو جائے گی۔

8- سیاہ موت (بلیک ڈیٹھ)

یہ ایک تباہ کن وبائی مرض تھا جو 1347ء تا 1350ء تک رہا ایک اندازے کے مطابق یورپ میں بیس کروڑ افراد اس وبا سے ہلاک ہوئے۔ سیاہ موت میں تباہی اس قدر بھیانک تھی کہ پورے شہر میں مردوں کو دفنانے والا کوئی نہیں بچاتا اس وبا کے اثرات کی وجہ سے تاریخ میں پہلی بار دنیا کی مجموعی آبادی کم ہو گئی اور دوبارہ آبادی کی اس سطح تک پہنچنے کے لیے دنیا کو دو سو سال لگ گئے۔

9- سال رحمت

یہ وبہ 1919ء میں جزیرہ عرب میں پھیلی تین مہینے تک رہنے والی اس وبہ میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بن گئے مردوں کی اس قدر کثرت تھی کہ ایک ایک دن میں سو سو جنازے کی نماز پڑھی جاتی مساجد بند ہو گئیں رہائش گاہوں سے مکانات خالی ہو گئے موشیاں جنگلات میں ماری ماری پھرنے لگیں کوئی چرانے اور پانی پلانے والا نہیں ملتا کثرت سے لاشوں کو دیکھ کر لوگوں میں ہمدردی اور رحم کا مادہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے لوگوں نے اس سنۃ الرحمة یعنی "سال رحمت" کا نام دے دیا۔²⁶

وبائی امراض کے متعلق مختلف آراء (آزمائش، عذاب یا اعمال کا نتیجہ)

فکر اسلامی کے پس منظر میں وبائی امراض کی حیثیت اور تعین میں تین قسم کے نظریات نمایاں نظر آتے ہیں۔

(1) وبائی امراض، بہ طور تنبیہ و عذاب اور ہماری غلطیوں کی سزا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہ صرف ارادے اور اختیار کی نعمت دی ہے بلکہ اس کو وہ تمام قواعد و ضوابط بھی بتا دیے ہیں جن کے ذریعے وہ بخوبی جان سکتا ہے کہ کن اعمال کا نتیجہ اس کے حق میں ہے یا وبائی امراض اگر ایمان و ثابت قدمی، حق کی تلقین اور رجوع الی اللہ کے بجائے مزید غفلت کا سبب بنیں تو گویا یہ اللہ کی طرف سے تنبیہ، عذاب اور اس کی پکڑ کی نشانی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:

﴿فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾²⁷

ترجمہ: ہم نے نازل کی ان ظالموں پر ایک آفت سماوی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ہے ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾²⁸

ترجمہ: اور تم کو (اے گناہگاروں) جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے (پہنچتی ہے) اور بہت سی تو درگزر ہی کر دیتا ہے۔

دنیا میں انسان جو گناہ اور جرم کرتا ہے، اس کی وجہ سے دنیا میں ہی انسان کو مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مصیبتیں اور مشکلات مختلف شکلوں اور صورتوں میں نازل ہوتی ہیں۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں:

”اے لوگو! دنیا میں تمہاری اپنی ذات، تمہارے اہل و عیال اور تمہارے اموال میں جتنی بھی مصیبتیں آتی ہیں وہ تمہارے اُن گناہوں کی سزا ہے جو تم سے سرزد ہوئے اللہ تمہارے بہت سارے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اُن کی سزا نہیں دیتا۔“²⁹

﴿ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكْ مَغِيرًا نُّعَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾³⁰

”یہ اُس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

نعمتوں کی واپسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے طریقہ کار اور اس کی قرآنی وضاحت کے لیے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس طرح لکھتے ہیں:

”اور ہم نے اپنی آیات کا انکار کرنے والے کفار کو ان کو گناہوں کے سبب بدر کے مقام پر پکڑا۔ یہ اس لیے کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئی نعمت کو تبدیل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس اپنا رسول ﷺ بھیجا، انہوں نے اس رسول ﷺ کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا، اس کی تکذیب کی اور اس کے ساتھ جنگ کی۔ ہم نے ان کو ہلاک کر کے ان کو عطا کی ہوئی نعمت تبدیل کر دی جس طرح ہم نے ان سے پہلے ماضی میں ان لوگوں کے ساتھ کیا جنہوں نے سرکشی کی اور ہماری نافرمانی کی۔“³¹

نعمتوں کو جھٹلانے کے برعکس اگر کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت پر شکر ادا کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس نعمت کو برقرار رکھتا ہے اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔³²

نعمت کے زائل ہونے کا ایک اہم سبب گناہ ہے۔ قرآن کریم میں ایسی بہت ساری اقوام کے تذکرے موجود ہیں جن کی نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے ان کو عطا کی گئی نعمتیں واپس لے لی گئیں۔ اسی نافرمانی اور گناہ کی وجہ سے ہی ابلیس کو زمین پر پھینکا گیا، یہ نافرمانی ہی تھی جس کی بدولت وہ ملعون ہو گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِآدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّاۤ اِبٰلِیْسَ اَبٰی وَاَسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَٰفِرِیْنَ﴾³³

”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اُس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔“

نعمت کے چھن جانے کے قرآنی فلسفے کے تناظر میں وبائی نوعیت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ وبائی مرض ایک ایسی مصیبت ہوتی ہے جو انفرادی و اجتماعی گناہوں کے نتیجے میں بھیجی جاتی ہے۔ قرآن پاک اس سلسلہ میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں ہمارے لیے راہنمائی موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَمْ تَر إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمَ اللَّهُ مَوْتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ﴾³⁴

”کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا مر جاؤ، پھر انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔“

خدا کی قانون کو توڑنا اور گناہ کا ارتکاب کرنا مصیبت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنذَرْتَهُمْ نَبَأَ الَّذِي ءَاتَيْنَاهُ ءَايَاتِنَا فَٱنْسَلَخَ مِنْهَا فَٱتَّبَعَهُ ٱلشَّيْطَٰنُ فَكَانَ مِنَ ٱلْءَاوِينَ﴾³⁵

”اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے بالکل ہی نکل گیا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔“

بنی اسرائیل کے گناہوں کے سبب ان پر مصیبتیں اور وبائیں آتی رہیں۔ اسی طرح کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿وَإِذْ قُلْنَا أَدْخُلُوا هَذِهِ ٱلْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَأَدْخِلُوا ٱلْبَابَ سَجْدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ وَسَنَزِيدُ ٱلْمَحْسِنِينَ﴾³⁶

”اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے حِطّہ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔“

چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وبائی مرض جن علاقوں میں پھیلا ہے اس کی وجہ اس علاقے کے لوگوں کے گناہ ہیں۔ وبائے ذریعے انہیں اللہ تعالیٰ متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((يَا مَعْشَرَ ٱلْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا بَدَأْتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِٱللَّهِ أَنْ تَدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ ٱلْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يَعلَنُوا بِهَا، إِلَّا فشا فِيهِم ٱلطَّاعُونُ، وَٱلْأَوْجَاعُ ٱلَّتِي لَمْ تَكُنْ مُضَتْ فِي ٱسْلَافِهِمُ ٱلَّذِينَ مَضُوا، وَلَمْ يَنْقُصُوا ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ، إِلَّا أَخَذُوا بِٱلسِّنِينَ، وَشَدَّةَ ٱلْمُتُونَةِ، وَجورِ ٱلسُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مَنَعُوا ٱلْقَطْرَ مِنَ ٱلسَّمَاءِ، وَلَوْلَا ٱلْبَهَائِمُ لَمْ يَمُتُوا، وَلَمْ يَنْقُصُوا عَهْدَ ٱللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَٱخَذُوا بِبَعْضِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكَمْ أَيْمَتُهُمْ بِكِتَابِ ٱللَّهِ، وَتَخَيَّرُوا مِمَّا أُنْزِلَ ٱللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ ٱللَّهُ بِأَسْهَمِ بَيْنَهُمْ)).³⁷

”اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں۔ جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔ جب وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔“

ایسے ہی ایک اور حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيُشْرِبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يَعْرِفُ عَلَى رِعْوُسِهِم بِالْمَعَارِفِ، وَالْمَغْنِيَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْقِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ))³⁸

”میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے۔ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کو گانے والیاں ساز بجا کر گانے سنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔“

اسی طرح تیسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((وَأَنَّ الرَّجُلَ لِيَحْرَمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ بِصِيَّهِ))³⁹

”اور انسان (بعض اوقات) ایک گناہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔“

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾⁴⁰

ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھادے تاکہ وہ باز آجائیں۔

یعنی خشکی اور دریا میں سارے جہاں میں فساد پھیل گیا لوگوں کے اعمال بد کی وجہ سے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾⁴¹

ترجمہ: (اے انسان) تجھ کو جو کوئی خوش حالی پیش آتی ہے وہ محض اللہ کی جانب سے ہے اور جو کوئی بد حالی پیش آوے وہ تیرے ہی سبب سے ہے اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں۔

قرآن پاک، احادیث نبویہ، تفسیر، فقہ اور دیگر مصادر سے حاصل ہونے والی راہنمائی کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مصائب و مشکلات اور وباؤں کے آنے کا ایک سبب انسانوں کے اپنے گناہ اور بد اعمالیاں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نتیجہ ہیں۔

(2) وبائی امراض، بہ طور ابتلاء و آزمائش

مشکلات و مصائب اور مختلف وبائیں انسانوں کے لیے بہ طور ابتلاء و آزمائش آتی ہیں۔ اگر انسان کے ایمان میں مضبوطی ہوتی ہے تو اس کی آزمائش بھی اتنی سخت ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾⁴²

”اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔“

اس کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کر لیا کرتا ہے کبھی ترقی اور بھلائی کے ذریعہ اور کبھی تنزل اور برائی سے، جیسے فرماتا ہے آیت ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجْتَهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُواْ أَخْبَارَكُمْ﴾ [47-محمد: 31] یعنی ہم آزما کر مجاہدوں اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں گے اور جگہ ہے آیت ﴿فَإِذَا قُضِيَ إِلَيْهِ الْأَلْهَاءُ خُوفٌ وَجُوعٌ وَخَوْفٌ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ [16-النحل: 112] مطلب یہ ہے کہ تھوڑا سا خوف، کچھ بھوک، کچھ مال کی کمی، کچھ جانوں کی کمی یعنی اپنوں اور غیر خویش واقارب، دوست و احباب کی موت، کبھی پھلوں اور پیداوار کی نقصان وغیرہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمایا کرتا ہے، صبر کرنے والوں کو نیک اجر اور اچھا بدلہ عنایت فرماتا ہے اور بے صبر جلد باز اور ناامیدی کرنے والوں پر اس کے عذاب اتر آتے ہیں۔ بعض سلف سے منقول ہے کہ یہاں خوف سے مراد اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، بھوک سے مراد وزوں کی بھوک ہے، مال کی کمی سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی ہے، جان کی کمی سے مراد بیماریاں ہیں، پھلوں سے مراد اولاد ہے۔“⁴³

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَحْسِبِ النَّاسُ أَنْ يَتَذَكَّرُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ﴾ * وَلَقَدْ فِتْنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ﴾⁴⁴

کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔

شیخ عبدالرحمن ناصر السعدیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے کمال سے متعلق آگاہ فرما رہے ہیں اور اس کی حکمت کا تقاضا یہ نہیں کہ اپنے تئیں مومن کہنے والے اور اپنے ایمان کا دعویٰ کرنے والے ایک ہی حالت میں رہتے ہوئے فتنوں اور آزمائشوں سے محفوظ رہیں اور انہیں آزمائش و ابتلاء کا

سامنا نہ کرنا پڑے، جس سے ان کے ایمان اور اس کی شانوں پر تشویش طاری ہو کیونکہ اگر صورت حال ایسے ہی ہو تو سچا جھوٹے سے اور حق والا باطل سے نکھر نہیں پائے گا۔ اس کی بجائے اس کا پہلے لوگوں اور اس امت میں دستور یہ ہے وہ انہیں مسرت اور تکلیف، تنگی اور آسانی، شادمانی اور مجبوری، توکری اور فقیری، بسا اوقات دشمنوں کے ان پر غلبہ اور دشمنوں کے خلاف ان کے قوی اور عملی جہاد اور اسی قسم کی دیگر آزمائشوں کے ساتھ پرکھتا ہے۔⁴⁵

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مِثْلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْمُ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ﴾⁴⁶

ترجمہ: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جنت میں (بے مشقت) جا داخل ہو گے حالانکہ تم کو ابھی تک ان لوگوں کا سا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان پر ایسی ایسی تنگی اور سختی واقع ہوئی اور ان کو یہاں تک جنبشیں ہوئیں کہ (اس زمانے کے) پیغمبر تک اور جو ان کے ہم راہ اہل ایمان تھے بول اٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو بیشک اللہ تعالیٰ کی مدد (بہت) نزدیک ہے۔

آزمائش کے لیے انیوالی مصیبتوں اور تکلیفوں پر اگر گرتی صبر کرتا ہے تو یہی مصیبت اس کے لیے رحمت بن جاتی ہے۔ احادیث نبویہ کا مطالعہ کیا جائے تو بہت ساری ایسی احادیث ملتی ہیں جن میں مصیبتوں کو آزمائش قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: (الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، فَيَسْتَلِي الرَّجُلُ عَلَيَّ حَسَبَ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتَلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرَكَ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)).⁴⁷

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی، پھر درجہ بدرجہ جو ان سے زیادہ قریب ہوتا ہے، چنانچہ آدمی کو اپنی دینی حالت کے مطابق آزمایا جاتا ہے، سو اگر اس کا ایمان مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کم زوری ہو تو اپنی دینی حالت کے بقدر آزمایا جاتا ہے، بہر حال آزمائش بندہ مؤمن کے ساتھ لگی رہتی ہے یہاں تک کہ اسے اس حال میں کر چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

ایک اور حدیث میں اس طرح آیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَدِيفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْصُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَقَّظَ بِالإِسْلَامِ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا،

وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّيِّئَةِ إِلَى السَّيِّئَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْتَلُوا»، قَالَ: فَابْتَلِينَا، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مَنَا مَا يَصْغِي إِلَّا سِرًّا»⁴⁸.

"حضرت حذیفہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ سب لوگ شمار کر دو جنہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کو ہمارے بارے میں خوف ہے جب کہ ہماری تعداد چھ اور سات سو کے درمیان ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں نہیں معلوم، شاید تم پر آزمائش آئے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم پر آزمائش آئی حتیٰ کہ ہم چھپ چھپ کر نماز پڑھنے لگے۔"

ایسے ہی ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((عن أنس بن مالك، عن رسول الله ﷺ، أنه قال: "عظم الجزاء مع عظم البلاء، وإن الله إذا أحب قوما ابتلاهم، فمن رضي فله الرضا، ومن سخط فله السخط"))⁴⁹.

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جتنی بڑی مصیبت ہوتی ہے اتنا ہی بڑا ثواب ہوتا ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزماتا ہے، پھر جو کوئی اس سے راضی و خوش رہے تو وہ اس سے راضی رہتا ہے، اور جو کوئی اس سے خفا ہو تو وہ بھی اس سے خفا ہو جاتا ہے۔"

جامع ترمذی میں ایک حدیث ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة"، قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح))⁵⁰.

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن مرد اور مومن عورت کی جان، اولاد، اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ مرنے کے بعد اللہ سے ملاقات کرتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔" قرآن و حدیث کے درج ذیل دلائل دے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کئی مصیبتیں اور وبائیں ایسی ہوتی ہیں جو انسان کے لیے بطور آزمائش اور امتحان ہوتی ہیں۔

(3) وبائی امراض، انجام کار کے طور پر باعثِ رحمت و نعمت اور بلندی درجات کا سبب ہیں

وباؤں کے ذریعے دیانتدار اور صابر انسانوں کو تکلیف میں مبتلا کر کے دنیا اور آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا سامان کیا جاتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے علم و ہنر اور اقبال و بلندی عطا کر دی جاتی ہے یا پھر آخرت میں ثواب سے نوازا جاتا ہے یا پھر دونوں طرح کی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ انبیاء کرام اور نیک لوگوں کو بھی آخر دم تک مصیبتوں کا سامنا رہا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان مصیبتوں کو جنت میں بلند درجات حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا۔ قرآن کریم کئی ایک آیات میں اس کی طرف اشارات دیے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَصْبَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ﴾⁵¹

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کر توت کا بدلہ ہے، اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔
وبائی امراض، انجام کار کے طور پر باعثِ رحمت و نعمت کے سلسلہ میں اگر غور کیا جائے تو درج ذیل حدیثِ مبارکہ میں
راہنمائی موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((عن عائشة رضي الله عنها، زوج النبي ﷺ، قالت: سألت رسول الله ﷺ عن الطاعون، فأخبرني «أنه عذاب
يبعثه الله على من يشاء، وأن الله جعله رحمة للمؤمنين، ليس من أحد يقع الطاعون، فيمكث في بلده صابرا
محتسبا، يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له، إلا كان له مثل أجر شهيد»)).⁵²

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے طاعون کی حقیقت دریافت کی تو آپ ﷺ نے
مجھے بتایا کہ (ویسے تو) یہ عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہے بھیجتا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اسے (ان) مؤمنین کے
لیے (باعث) رحمت قرار دیا ہے (جو اس میں ابتلا کے وقت صبر کرتے ہیں) اور جس شہر یا جس جگہ طاعون ہو اور (کوئی
مؤمن) اپنے اس شہر میں ٹھہرا رہے اور صبر کرنے والا اور اللہ سے ثواب کا طالب رہے (یعنی اس طاعون زدہ علاقہ میں
کسی اور غرض و مصلحت سے نہیں، بلکہ محض ثواب کی خاطر ٹھہرا رہے) نیز یہ جانتا ہو کہ اسے کوئی چیز (یعنی کوئی
افیت و مصیبت) نہیں پہنچے گی مگر صرف وہی جو اللہ نے (اس کے مقدر میں لکھ دی اور جس سے کہیں مفر نہیں) تو
اس مؤمن کو شہید کے مانند ثواب ملے گا۔

اسی طرح ایک اور حدیث رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: الطاعون شهادة لكل مسلم)).⁵³

ترجمہ: حضرت انسؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "طاعون (میں مرنا) ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے"۔

ایک اور حدیثِ مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((عن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة، أنه قال: سمعت سعيد بن يسار أبا الحباب، يقول:

سمعت أبا هريرة، يقول: قال رسول الله ﷺ: من يرد الله به خيرا يصيب منه)).⁵⁴

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے، وہ

(اس بھلائی کے حصول کے لیے) مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((إن العبد إذا سبقت له من الله منزلة، لم يبلغها بعمله، ابتلاه الله في جسده أو في ماله أو في ولده"، قال أبو

داود: زاد ابن نفيل، ثم صبره على ذلك، ثم اتفقا حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله تعالى)).⁵⁵

"جب بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا رتبہ مل جاتا ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعہ نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے ذریعہ اسے آزماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ بندہ اس مقام کو جا پہنچتا ہے جو اسے اللہ کی طرف سے ملا تھا۔"

بیماری اور وبا سے انسانوں کے گناہ ختم ہوتے ہیں اور انہیں روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حقیقت کی وضاحت کے لیے چڑیا کی مثال بیان کی ہے جس کا بچہ کسی نے پکڑ لیا تھا اور وہ اس کے سر پر منڈلاتی رہی۔ ((فقال رسول الله ﷺ لأصحابه: أتعجبون لرحم أم الافراخ فراخها؟ قالوا: نعم يا رسول الله ﷺ، قال: فو الذي بعثني بالحق، لله ارحم بعباده من أم الافراخ بفراخها، ارجع يهن حتى تضعهن من حيث اخذن، وامهن معهن، فرجع يهن)).⁵⁶

"رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”کیا تم اس چڑیا کے اپنے بچوں کے ساتھ محبت کرنے پر تعجب کرتے ہو؟“، صحابہ نے عرض کیا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے کہیں زیادہ محبت رکھتا ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچوں سے رکھتی ہے، تم انہیں ان کی ماں کے ساتھ لے جاؤ اور وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے انہیں لائے ہو“، تو وہ شخص انہیں واپس چھوڑ آیا۔"

اسی طرح ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کو گناہوں کا کفارہ قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: ((عن أبي سعيد الخدري وعن أبي هريرة عن النبي ﷺ، قال: "ما يصيب المسلم من نصب، ولا وصب، ولا هم، ولا حزن، ولا أذى، ولا غم، حتى الشوكة يشاكها، إلا كفر الله بها من خطاياها").⁵⁷

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بندہ مصیبت و تکلیف پر صبر کرے اور راضی برضا رہے تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ یہ مصیبت اس کے لیے اپنے دامن میں اللہ کی رضا و رحمت لے کر آئی ہے۔

لہذا وبائی امراض میں مسلمانوں کو چاہیے کہ صبر و استقامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں، توبہ و استغفار، اپنے گناہوں پر خوب ندامت کے ساتھ اللہ کے سامنے گڑ گرائیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے، نمازیں ادا کرنے، صدقہ و خیرات کی کثرت کا اہتمام کریں، بحیثیت مسلمان ان وباؤں سے بچنے کے لیے ظاہری جائز اسباب و تدابیر اختیار کریں، اور اس کے ساتھ اس حقیقی سبب کی طرف بھی متوجہ ہوں، اور اسی پر توکل کریں۔ ایسے وقت میں ثابت قدم رہیں، ایک دوسروں کو حوصلہ دیں، بے جا توہم پرستی کا شکار نہ ہوں۔

وبائی امراض کا مختصر تاریخی پس منظر

وبائی امراض کی تاریخ بہت پرانی ہے عالم اسلام کو زیادہ تر طاعون کی وبا سے واسطہ پڑا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے طاعون کی وبا پر ایک جامع کتاب لکھی ہے جس میں اسلامی تاریخ میں اس وبا کے نزول کے حالات و واقعات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں وبا کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- عہد رسالت میں مدائن میں طاعون شیرویہ پھیلی۔
- 2- 18 ہجری میں عہد فاروقی میں طاعون عمواس جو شام میں نمودار ہوا۔ جس میں 25 ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے۔ جن میں بہت سے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔
- 3- 50 ہجری میں طاعون عمواس حضرت ابو موسیٰ اشعری کے عہد مبارک میں کوفہ میں پھیلا۔
- 4- 66 ہجری میں مصر میں طاعون کی وبا پھیلی۔
- 5- 85 ہجری میں عمر بن عبدالعزیز کی وفات کے سال بھی طاعون نمودار ہوا۔
- 6- 87 ہجری طاعون قتیات یا طاعون اشراف ظاہر ہوا جس میں زیادہ تعداد میں خواتین کی موت ہوئی۔
- 7- 100 ہجری میں طاعون عدی بن ارطاہ پھر 107 اور پھر 105 میں یہی طاعون نمودار ہوا۔
- 8- 127 ہجری میں طاعون غراب ظاہر ہوا، 131 ہجری میں طاعون مسلم بن قتیہ طاعون مسلم بن قتیہ، 221 ہجری میں اور 406 ہجری میں بصرہ میں اور 249 ہجری میں، 301 ہجری میں اور 346 ہجری میں عراق میں یہ وبا پھیلی۔
- 9- 423 ہجری میں ہندوستان میں طاعون نے تباہی مچائی۔
- 10- 439 ہجری میں موصل، جزیرہ اور بغداد میں طاعون پھیلا، 452 ہجری حجاز اور یمن میں پھیلا۔
- 11- 455 ہجری میں مصر میں پھر آذر بائیجان، پھر الاء و ہواز، پھر واسط، پھر بصرہ میں پھیلا۔ یہاں تک کہ ان کو گڑھے کھودنے پڑے اور 20، 20 لوگوں کو ایک ایک گڑھے میں ڈالا گیا۔ اور جو سمرقند اور بلخ میں پھیلا اس سے روزانہ 6 ہزار سے زائد اموات ہوتیں، لوگ سارادن کفن و دفن اور غسل کے کاموں میں مصروف رہتے۔ اس کے بعد بخارہ، بلخ اور رباط میں پھیلا۔ اس سے زیادہ اموات عورتوں، مردوں اور جوانوں کی تھیں۔
- 12- 455 ہجری میں مصر میں طاعون کی وبا سے روزانہ ہزاروں افراد لقمہ اجل بنتے۔ 469 ہجری میں دمشق میں 50 ہزار لوگ وفات پا گئے 13- 478 ہجری میں عراق میں وبا پھیلی۔ اس وقت پوری دنیا تقریباً اس کی لپیٹ میں تھی۔
- 14- 751 ہجری میں بغداد میں طاعون نے تباہی مچائی۔ 633 ہجری میں مصر کو طاعون کی وبا سے بہت جانی نقصان ہوا۔ 740 ہجری میں طاعون عام ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا۔⁵⁸

تاریخ اسلامی کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ مسلم معاشروں کو بھی کئی بار خطرناک قسم کے امراض سے واسطہ پڑا ہے۔ خصوصاً عہد رسول ﷺ اور عہد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ادوار میں مختلف اوقات میں یہ امراض مہلک شکل میں حملہ آور ہوتے رہے۔

اس سلسلہ میں جہاں مسلمانوں نے عمومی زندگی میں امراض کے خلاف جدوجہد کی وہاں متعدی امراض کے خلاف بھی خوب محنت سے کام کیا۔ اس ضمن میں اسلامی تعلیمات خصوصاً نبوی ہدایت کی روشنی میں مسلمان اطباء اور حکماء نے ان امراض کی تشخیص، مناسب ادویہ اور علاج کے مختلف طریقوں پر تحقیقات کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف نوعیتوں کی حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی تعلیم و ترغیب کا بھی اہتمام کیا۔ مسلمانوں نے اس ضمن میں بہت کتب تحریر کیں، شفاخانے تعمیر کیے، لیبارٹریاں قائم کیں۔⁵⁹

رسول اللہ ﷺ نے جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو مدینہ منورہ میں پہلے سے ہی وباموجود تھی جس سے بہت سے افراد متاثر ہوئے۔ نبی پاک ﷺ کے سفر و حضر کے ساتھی جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ اس قدر وبا سخت تھی کہ وہ اس بے چینی اور بے قراری میں اپنے اصل وطن مکہ مکرمہ کو یاد کرنے لگے اور وطن کی محبت میں اشعار کہنے لگے۔⁶⁰

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے درویشوں میں مدائن کے علاقہ میں طاعون کی شکل میں وبائی مرض رونما ہوئی جس نے بہت سے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جو کہ اس علاقے کے لوگوں کے لیے جان لیوا ثابت ہوئی۔

اس سلسلہ میں امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النوری اپنی معروف کتاب صحیح مسلم بشرح النووی میں لکھتے ہیں کہ 6 ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں مدائن کے علاقہ میں طاعون کی وباء آئی۔⁶¹

البتہ جب مدائن کے علاقہ کے طاعون کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اس سے بچنے کے لیے مختلف احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

((عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ، قالت: "سالت رسول الله ﷺ عن الطاعون فأخبرني أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء وإن الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من أحد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابراً محتسباً يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له إلا كان له مثل اجر شهيد"))⁶²

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔ اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ اللہ کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی ایک ایک بڑی وبا کی شکل میں طاعون ظاہر ہوا جس کو طاعون عمواس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ طاعون 17 ہجری کے اواخر یا 18 ہجری کے اوائل میں بیت المقدس اور رملہ کے درمیان مقام عمواس سے شروع ہوئی۔

وبائی امراض اور عصر حاضر

تاریخ اسلامی کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ مسلم معاشروں کو بھی کئی بار خطرناک قسم کے امراض سے واسطہ پڑا ہے۔ موجودہ حالات میں انسانی ذہن دن بدن بڑھتے ہوئے کورونا وائرس نامی وبائی مرض کی خبروں میں الجھا ہوا ہے کیوں کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ اس مرض کی وجہ سے موت کا شکار ہو چکے ہیں اور بے شمار لوگ خوف و ہراس میں جی رہے ہیں۔ یہ صورتحال خصوصاً ممالک میں زیادہ بڑھ گئی ہے جہاں اس وباء کا خطرہ سنگین ہو گیا ہے۔⁶³

عصر حاضر کی ایک وبائی مرض کرونا (Covid 19) :

کرونا کو لاطینی زبان میں تاج کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کو کراؤن کہا جاتا ہے۔ چونکہ اس وائرس کی شکل تاج کی طرح ہوتی ہے اس لیے اسے کرونا کہتے ہیں۔ اس کے بہت سارے خلیے ہیں جس میں سے ایک کو وڈ 19 بھی ہے۔ کو وڈ 19 جو ہے یہ Vovid کا معرب ہے۔ یونیسف کی رپورٹ کے مطابق اس لفظ کو CORONA کے پہلے دو حروف CO اور VIRUS کے پہلے دو حروف VI اور DESEASE کے پہلے حرف d سے ملا کر بنایا گیا ہے۔⁶⁴

کرونا (Covid 19) کا معنی و مفہوم اور اس کی وجہ تسمیہ :

کرونا (Covid 19) کا لغوی مفہوم اور اس کی وجہ تسمیہ درج ذیل ہے۔

اردو نیوز میں 23 مارچ 2020ء کو جناب عبدالخالق بٹ اپنے ایک آرٹیکل "کراؤن سے کرونا اور کوارنٹین سے قرطینہ" میں لکھتے ہیں:

‘Corona’ لاطینی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ‘تاج’ ہیں۔ یہی ‘Corona’ انگریزی کے سر پر ‘crown’ کی صورت میں سجا ہے۔ لہجے کے فرق کے ساتھ ‘Corona’ تقریباً تمام یورپی زبانوں میں موجود ہے۔ چونکہ بیماری پھیلانے والے اس مہلک وائرس کے اطراف ‘crown’ ہی کی طرح دندانے دار ہوتے ہیں لہذا اس ظاہری نسبت سے اسے ‘Corona’ کا نام دیا گیا ہے۔⁶⁵

کرونا (Covid 19) کا اصطلاحی مفہوم، ویکیپیڈیا آزاد دائرۃ المعارف میں اس طرح کی گئی ہے۔

"کرونا وائرس (انگریزی: Coronavirus) ایک وائرس گروپ ہے جس کے جینوم کی مقدار تقریباً 26 سے 32 زوج قواعد تک ہوتی ہے۔ یہ وائرس ممالیہ جانوروں اور پرندوں میں مختلف معمولی اور غیر معمولی بیماریوں کا سبب بنتا ہے، مثلاً: گائے

اور خنزیر کے لیے اسہال کا باعث ہے، اسی طرح انسانوں میں سانس پھولنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ عموماً اس کے اثرات معمولی اور خفیف ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات کسی غیر معمولی صورت حال میں مہلک بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاج یاروک تھام کے لیے اب تک کوئی تصدیق شدہ علاج یاد اور دریافت نہیں ہو سکی ہے۔ کورونا وائرس، جسے کووڈ 19 (COVID-19) کا نام دیا گیا ہے، اس سے مراد 2019 میں کورونا وائرس انفیکشن سے پیدا ہونے والا نمونیا ہے۔⁶⁶

دنیا میں کرونا (Covid 19) کا آغاز و ارتقاء

کورونا وائرس کی تاریخی حیثیت اور اس کے آغاز و ارتقاء کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

"کورونا" وائرس کا ایک مجموعہ ہے اس مجموعہ کا نام کورونا ہے یہ بہت پرانا وائرس ہے جو 1930 میں مرغیوں میں دریافت ہوا، پھر یہ 1940 میں چوہوں میں دریافت ہوا۔ انسانوں میں کورونا وائرس سب سے پہلے 1960 کی دہائی میں دریافت ہوا۔ یہ سردی کے نزلہ سے متاثر کچھ مریضوں میں خنزیر سے متعدی ہو کر داخل ہوا تھا۔ اس وقت اس وائرس کو ہیومن (انسانی) کورونا وائرس E229 اور OC43 کا نام دیا گیا تھا، اس کے بعد اس وائرس کی اور دوسری قسمیں بھی دریافت ہوئیں۔⁶⁷

یہ اللہ کی قدرت کا ایک کرشمہ تاریخ کے اوراق میں چمک رہا ہے کہ کس طرح سے اللہ نے وقت کے طاقت ور انسان ابراہام کو اسکی تمام زمینی طاقتوں کیساتھ ایک چھوٹے سے پرندے اور اسکی چونچ میں آنے والی کنکری سے ایسا کر دیا جیسے توڑی کا بھوسہ ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ * أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ * وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ * تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ * فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾⁶⁸

"کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟" کیا ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا؟ اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے؟ جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے؟ پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔"

مادی اعتبار سے چونچ اور کنکری کی ہیبت کا خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ دنیا کے فیصلہ سازوں کو قدرت کے سامنے سرنگوں کرنا پڑے گا جسکے لئے حتمی فیصلہ کرنا پڑے گا ورنہ دنیا مزید کورونا کی ہر لہر پچھلی لہر سے زیادہ خطرناک ہوتی چلی جائے گی اور ساری حکمت عملیاں ساری طاقتیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ کیوں کہ جب سارے دروازے بند ہو جائیں تو پھر ایک اللہ کا در ہی کھلا ہوتا ہے۔ اور اسی اللہ کا حکم ہی غالب ہو کر رہتا ہے۔ ((واللہ غالب علی امرہ)) (القرآن)

نتائج اور سفارشات

1۔ تمام تر اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو اللہ چاہیے وہی ہوتا ہے۔

2۔ انسانیت کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت اہم ترین مقاصد شریعت میں سے ہے۔

3۔ وبائی امراض کا سلسلہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان قدیم ہے۔

4۔ وبائی امراض بھی اللہ کے حکم سے ہی آتی ہیں جس میں بہت سی حکمتیں پائی جاتی ہیں جو کہ کبھی کبھی ظاہر بھی ہو جاتی ہیں۔

5۔ کوئی بیماری متعدی نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ احتیاط کے پہلو کو کبھی بھی چھوڑا نہیں جاسکتا۔

6۔ قرآن و احادیث پر عمل پیرا ہو کر جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔

7۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

8۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے گھروں، دفاتر اور مساجد کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

9۔ صبر اور شکر کے دامن کو کبھی چھوڑنا نہیں چاہیے۔

10۔ مسنون دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنے علاج معالجے پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

(المواہش References)

1۔ ابن الاثیر، مبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر: النہای فی غریب الحدیث والاثر، دار الکتب العلمیہ، 1997، بیروت، ج 1، ص 2379۔
IbN Al-Āṭhīr, Mubārak Bīn Muḥammad Āl-Jazarī IbN Al-Āṭhīr: Al-nahay Fi Ghayr B Al-Hadyth Wāl-Āṭhar, Dar Al-Ktb Al-Ilmiya, 1997, Beirut, V:1, P:2379.

2۔ مرتضیٰ، الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی، أبو الفیض بن العروس من جواهر القاموس: المحقق: مجموعة من المحققين، الناشر: دار الهدایہ۔
Murtadaa, Al-Zabydi, Muhammad Bin Muhammad Bin Abd Al-Rzzaq Al-Husayni, Abu Al-Fayd, Taj Al-Arus Min Jawahir Al-Qamus: Almuhaqqi: Majmuea Min Almuhaqqiqina, Alnaashir: Dar Alhaday

3۔ أبو الحسن علی بن أحمد بن محمد بن علی: التفسیر البسیط، المحقق: أصل تحقیق فی (15) رسالہ کو توراۃ بجامعۃ الإمام محمد بن سعود، ثم قامت لجنۃ علمیۃ من الجامعۃ بسبک و تنسیق، الناشر: عمادۃ البیث العلمی، جامعۃ الإمام محمد بن سعود الاسلامیہ، الطبعۃ: الأولى۔
Ābū Ḥasan ʿAlī Bīn Aḥmad Bīn Muḥammad Bīn ʿAlī: AltāʾSīru Āl-Basyṭ, Āl-Muḥaqīq: Aāṣilu Ṭḥqyq Fiyā (15) Rṣalah Duḳṭūrāt Bijām Āl-Imām Muḥammad Bīn Saūd, Ṭhumā Qāmat Ljn Ilmiyah Min Aljamāyah 'bsbk Wtnsyq, Āl-Nāshir: imādatu Āl-Baḥṭh al-ilmy, jam al-Imām muḥammad bīn saūd al-islamiyah, alṭb: alāwla.

4۔ جر جانی، علی بن محمد بن علی: الترفیفات، دارالمدیان، ص 268۔

Jurjany, ali Bīn Muḥammad Bīn ali: Al-taryfaṭ, Dār Al-dyan

5۔ سورۃ البقرۃ: 10

Sūrat Al-Baqarah: 10

6. J. N. Hays, Epidemics and Pandemics: Their Impacts on Human History (Santa Barbara: ABC-CLIO, 2005), xi

7. Hays, Epidemics and Pandemics, xi.

8. Ibid; Paul Hackett, A Very Remarkable Sickness: Epidemics in the Petit Nord, 1670 Manitoba: University of Manitoba Press, 2002.

9. <https://www.dawnnews.tv/news/1122173/>

10. https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%86%DB%8C%DA%86%DA%A9#%DA%86%DB%8C%DA%86%DA%A9_%DA%A9%DB%8C_%D8%B9%D9%84%D8%A7%D9%85%D8%A7%D8%AA

11. Ibid

12. <https://www.who.int/teams/health-product-and-policy-standards/standards-and-specifications/vaccine-standardization/smallpox>

13۔ مسلم بن حجاج نیشاپوری، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اعتنا بالمیزوم و نحوه، الطبایع للنشر والتوزیع الریاض 2005، رقم حدیث 5822۔

Muslim Bin Hajjaj, Neshapori, Saheeh Muslim, Kitāb Al-Sālām, Bāb Iṭināb Āl-Majdhūm wnhwihi, Litabat E Linnasher Wa Toozeḥ Al-Riaz, 2005, Hadith No: 5822

عالمی وبائی امراض: تعارف و اقسام اور مختلف آراء و تجاویز، فکر اسلامی اور عصر حاضر کے تناظر میں 198-222

- 14۔ نسائی، احمد بن علی النسائی: سنن النسائی، کتاب البعیہ، باب بیعہ من بہ عاہیہ، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، 1436ھ، الرياض، حدیث 4182۔
Nisāyī, Aḥmad Bīn Ali Al-Nisāyī: Sunān Al-Nisāyī, Kitāb Alb'y, Bāb Bayah Mn behi aahyah, Daralḥḍar Llnshrwālwzy', 1436, Al-Riyāḍ, Hadith no: 4182
- 15۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید: سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الجذام، دار النشر والتوزیع الرياض، طبع دوم 1995، الرياض، حدیث : 3544۔
Ibn-e-Maja Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed, Sunan Ibn-e-Maja, dar al nashar wa tawzee al Riaz, taba dwuum, 1995, Hadith No:3544
- 16۔ ابن القیم، شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ: طب نبوی ﷺ، مکتبہ محمدیہ، 2008ء، لاہور، ص 182۔
Ibnay Alqym, Shamsa AldyN Muḥammād Bīn Aby Bkr Ibnay Alqym Aljwzy: Tibū Nbwyy Şly Alh 'lyh Wslm , Mktb Mḥmdy 2008, Lahore , P:182
- 17۔ رفیق، ڈاکٹر محمد غوث: پریکٹس آف میڈیسن، مکتبہ دانیال، 2013ء، لاہور۔
Rafyq, Daḡtr Muḥammād Ghawṡhin: Prykts Āf Mydysn , Mktba DanyAl, 2013, Lahore
- 18۔ ابن منظور، محمد بن کرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین الأنصاری الرویفی الإفريقی: لسان العرب، دار المعارف، 1431ھ، بیروت، ج 4، ص 2677۔
Ibnay MañZūr, Muḥammād Bīb Mukarāmu Bīn ali, ābū AlFaḍl, Jamāl Aldīyn AlĀāñŞarīr Alrwyf'y AlajFāriqiyā: Lisānu Al' arab, Dar al-m'arf, 1431 Byrwt, v:4, p:2677
- 19۔ ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی، صحیح مسلم بشرح النووی، دار احیاء التراث العربی، 1392ھ، بیروت: باب الطاعون والطیرۃ والکھانزہ ونحوہا، رقم الحدیث 2218۔
Aḡu Zkryā YḤy'y Bīn Sharaf Alnwwy, ŞhyH MuşLim Bişarḥi Alnwwy, Dāra AḡyA Altūrāth Al'rby, Bāb Altā'a'ūn WālyRt WākhAna WnhwihA, Ḥadyth no; 2218
- 20۔ حکیم محمد اجمل: حافظ مدینہ پبلیشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ، کراچی، ص 586۔
Hkym Muḥammād AujMul: Ḥādhiqu MdyN, Publishing compny, MAĀy Janāh Road, Karaḡhi, p:586
- 21۔ ابن قیم، امام شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ: طب نبوی، ص 57۔
Ibnay Alqym, Shamsa AldyN Muḥammād Bīn Aby Bkr Ibnay Alqym Aljwzy: Tibū Nbwyy, P:57
- 22۔ بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری: صحیح البخاری، کتاب الطب، باب ما یذکر فی الطاعون، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، 1436ھ، الرياض، حدیث 5728۔
Bukḡary, Muḥammād Bīn Ismāil AlBukḡary: Şahyḡ AlBukḡary, Kitāb Altīb, Bābu Mā YDḡkr Fy Altā'a'ūna, Daralḥḍara LlnāshRi Wālwzy', 1436, Alryāḍ, Ḥadyth no;5728
- 23۔ مسلم بن حجاج: صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطاعون والطیرۃ والکھانزہ ونحوہا، حدیث 5773۔
Muslim Bin Hajjaj, Saheeh Muslim, Kitāb Al-Sālam, Hadith No: 5773
- 24۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، 1/ 196۔
Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, 1/196
25. <https://dawatnews.net/%D9%88%D8%A8%D8%A7%D8%A6%DB%8C-%D8%A7%D9%85%D8%B1%D8%A7%D8%B6-%D8%A%D8%A7%D8%B1%DB%8C%D8%AE-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D9%85%D8%B3%D9%84%D9%85%D8%A7%D9%86%D9%88%DA%BA-%DA%A9%D8%A7-%D8%B7%D8%B1%D8%B2%D9%90/>
26. <https://www.dawnnews.tv/news/1122173>
- 27۔ سورۃ البقرۃ: 59
Sūraṡ Al-Baqarah: 59
- 28۔ سورۃ الشوری: 30
Sūraṡ Al-Shoora: 30
- 29۔ طبری، محمد بن جریر: جامع البیان عن آی القرآن، دار الکتب العلمیہ، 2010ء، بیروت، ج 6، ص 335۔
Tabry, Muḥammād Bīn JaryR: Jāmi'u AlbyAn 'aṡ Āy AlQurĀn, Daralktb Al'Imy2010 , ByRwt, V:6, P:335
- 30۔ سورۃ الانفال: 53
Sūraṡ Al-Anfaal: 53
- 31۔ طبری، محمد بن جریر الطبری: جامع البیان عن آی القرآن، ج 6، ص 345۔

Tabry, Muḥammad Bīn JaryR: Jāmi‘u AlbyAn ‘aṅ Ây AlQur’ân, V:6, P:345

32 - سعدی، عبد الرحمن بن ناصر: تیسیر القرآن الرحمن فی کلام المنان، مکتبہ دار السلام، لاہور، 2015ء، ص 156۔

Sady, Abdu AlrāḥMan Bīn Naṣir: *TaySyr AlQurʾAn AlrāḥMan fy Klam AlManāʿan*, Mktba DaḡalIslām, Laḥore, 2015, p: 156

33 - سورة البقرة: 34

Sūrat Al-Baqarah: 34

34 - سورة البقرة: 243

Sūrat Al-Baqarah: 243

35 - سورة الاعراف: 175

Sūrat Al-Aaraf: 175

36 - سورة البقرة: 58

Sūrat Al-Baqarah: 58

37- ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید: سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، حدیث : 4019۔

Ibn-e-Maja Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed, Sunan Ibn-e-Maja, Hadith No:4019

38 - ایضاً، حدیث : 4020

Ibid, Hadith No:4020

39 - ایضاً، حدیث : 4022

Ibid, Hadith No:4022

40 - سورة الروم: 41

Sūrat Al-Room: 41

41 - سورة النساء: 79

Sūrat̃ Al-Nisa: 79

42 - سورة البقرة: 155

Sūrat Al-Baqarah: 155

43 - ابن کثیر: تفسیر ابن کثیر (تفسیر القرآن العظیم)، دار العاصمہ، الرياض، ج 1، ص 211 -

İbna Kāthyr: Taṣīr İbni Kāthyr (Tafsyr AlQurʼĀn Alʿẓym), Darāṣmah, AlRiyāḍ, v:1, p: 211

44 - سورة العنكبوت: 2- 3

Sūratī Al-Ankaboot: 2-3

45 - سعدی، عبد الرحمن بن ناصر: تفسیر القرآن الرحمن فی کلام المنان، ص 626

Sady, Abdu AlrāḥMan Bīn Nasir: TaySyr AlQurʾĀn AlrāḥMan fy Klam AlManāan, p:626

46 - سورة البقرة: 214

Sūrat Al-Baqarah: 214

47 - ابن ماجہ، الوعمید اللہ محمد بن زید ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی السواء، حدیث : 4023

Ibn-e-Maja Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed, Sunan Ibn-e-Maja, Hadith No:4023

48 - ایضاً، حدیث : 4029

Ibid, Hadith No:4029

49 - ایضاً، حدیث : 4031

Ibid, Hadith No:4031

50 - ترمذی، محمد بن عیسیٰ الترمذی: سنن الترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء في الصبر على البلاء، دار الحضارة للنشر والتوزيع، الرياض، حديث 2399.

Tirmadhy, Muḥammād Bīn ‘Eṣy Altrmdhy: Sunīn Altirmadhy, Kitāb AlzD, Bāb Mā jā’a fī Aṣābīr ala AḤBalā’a, Daralḥdar LilnāshRi Waltwzy, AlriyAd, Hadyth no: 2399

51۔ سورۃ الشوریٰ: 30

عالمی وبائی امراض: تعارف و اقسام اور مختلف آراء و تجاویز، فکر اسلامی اور عصر حاضر کے تناظر میں 198-222

Sūrat Al-Shoora: 30

52۔ بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری: صحیح البخاری، کتاب الطب، باب أجز الصابر فی الطاعون، حدیث 5734
Bukhary, Muḥammād Bīn Ismā'īl AlBukhary: Ṣaḥyḥ AlBukhary, Kitāb Alṭīb, Ḥadyth no;5734

53۔ ایضاً، باب ما یدکر فی الطاعون، حدیث 5732
Ibid, Ḥadyth no;5732

54۔ ایضاً، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارة المرض، حدیث 5645
Ibid, Ḥadyth no;5645

55۔ ابو داود، سلیمان بن الاشعث ابی داود السجستانی: سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب المنکرة للذنوب، دار الحضارة للنشر والتوزیع، 1436ھ، الرياض، حدیث 3090۔

Abū Dāwud, SulyMan Bīn Aḷash'th Aby Dāwud Alsjstany: Sunīn Aby Dāwud, Kṭab AlJanāyza, Bāb Almfkr Lildhūnūb, Daralḥḍar LilnāshRi Wāltwzy, 1436, AlriyAd, Ḥadyth no: 3090

56۔ ابو داود، سلیمان بن الاشعث ابی داود السجستانی: سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب المنکرة للذنوب، حدیث 3089
Ibid, Hadith No:3089

57۔ بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری: صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارة المرض، حدیث 5641
Bukhary, Muḥammād Bīn Ismā'īl AlBukhary: Ṣaḥyḥ AlBukhary, Kitāb Almarza, Ḥadyth no;5641

58۔ عسقلانی، ابن حجر: بذل الماعون فی فضل الطاعون، دار العاصمة، ریاض، ص 183۔
Asqlany, Ibnā ḥajar: badḥal alṡmā'ūnu fy faḍla alṡā'ūni, daral'asma, riyaḍ, p:183
59. M. W. Dols, "Plague in Early Islamic History", Journal of the American Oriental Society, 94, no. 3 (1974), 371-383; , M. W. Dols, "The Second Plague Pandemic and its Recurrences in the Middle East: 1347-1894", Journal of the Economic and History of the Orient, 22, no. 2 (1979), 162-189

60۔ بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری: صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب من عابرفع الوباء والحمی، حدیث 5677۔
Bukhary, Muḥammād Bīn Ismā'īl AlBukhary: Ṣaḥyḥ AlBukhary, Kitāb Almarza, Ḥadyth no;5677

61۔ ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی، صحیح مسلم بشرح النووی، ج 1 ص 106۔
Abū ZkryĀ YḤyY' Bīn Sharaf Alnwyy, ṢhyḤ MuṡLim Bisharḥi Alnwyy, v:1, p:106

62۔ بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری: صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب ملق حدیث فی الغار، حدیث 3474
Bukhary, Muḥammād Bīn Ismā'īl AlBukhary: Ṣaḥyḥ AlBukhary, Kitāb Alambiya, Ḥadyth no;3474

63. <https://dawatnews.net/%D9%88%D8%A8%D8%A7%D8%A6%DB%8C-%D8%A7%D9%85%D8%B1%D8%A7%D8%B6-%D8%AA%D8%A7%D8%B1%DB%8C%D8%AE-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D9%85%D8%B3%D9%84%D9%85%D8%A7%D9%86%D9%88%DA%BA-%DA%A9%D8%A7-%D8%B7%D8%B1%D8%B2%D9%90/>

64. <https://thefreelancer.co.in/?p=7479>

65. <https://www.urdunews.com/node/466486>

66. Ibid

67. "Urdu Real Facts", 6 April 2020. اخذ شدہ بتاریخ. https://www.urdurealfacts.com/2020/04/blog-post_84.html.

68۔ سورۃ الفیل: 5-1

Sūrat Al-Feel: 1-5